

غشم فضل حق



جسکے وہ میر کارواں نہ رہا کارواں رہ پرروان نہ رہا
 احمد علیخان کی الفت بیں برق لفشار و خامہ راں نہ رہا
 کون زمانیوں کا غم کھائے کوئی زندگی کا ترجمان نہ رہا
 ایک نو قفت کرتا بالند حسین استوار و اثر سان نہ رہا
 بے زبان مسجدوں کے شہد کا مژبیہ کاروں نو خدا خوان نہ رہا
 در کشیمیر سے جو تھا بیتاب وہ سکوں خواہ خشکن نہ رہا
 شاہ صاحب ضعیف دُور زبان اس پڑھ پازوئے جوان نہ رہا
 جس طرف چل پڑے ہیں دیوانے ان زمینوں پر آسمان نہ رہا
 جس سے زندہ تھی روحِ میجاہد
 وہی رندوں کے درمیاں نہ رہا